(۱۳) آئینہ آریہ ــــ مطبوعہ ۱۹۳۵ء لاہور

(۱۴) تصوف اور تعمیر کردار ــــ محکمہ اوقاف مغربی پاکستان لاہور

(۱۵) اسلامی جہاد

(۱۶) کمیونزم اور اسلام۔ اردو (اس کا بنگالی ترجمہ بھی شائع ہو چکا ہے)

ان کے علاوہ احکام القرآن، مفردات القرآن، مشکلات القرآن، حقیقت زمان و مکان اور تنقیح السندی علی جامع الترمذی کے مسودے غیر مطبوعہ ہیں۔

مولانا سرفراز خان صفدر صاحب
شیخ الحدیث نصرۃ العلوم، گوجرانوالہ

آپ ۱۹۱۴ء کو جناب نور احمد خان صاحب کے گھر "ڈھکی چیڑاں" داخلی کڑمنگ بالا علاقہ کونشں تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ میں پیدا ہوئے۔ قومیت کے لحاظ سے سواتی پٹھان ہیں۔ ابتدائی تعلیم اپنے علاقہ کے علماء سے حاصل کی۔ اعلیٰ تعلیم کی تکمیل دارالعلوم دیوبند میں کی۔ ۱۳۶۱ھ/۱۹۴۱ء کو شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ سے دورۂ حدیث پڑھا۔ فراغت کے بعد گکھڑ، گوجرانوالہ کی جامع کے خطیب مقرر ہوئے اور یہیں تدریس کا آغاز کیا۔ آج کل دارالعلوم۔ نصرت العلوم میں شیخ الحدیث اور جامع گکھڑ کے خطیب ہیں۔

<u>**تصانیف**</u>:۔ آپ جہاں ایک مضبوط مدرس عالم ہیں وہاں ایک بلند پایہ مصنف بھی ہیں۔ آپ کی چند تصانیف درج ذیل ہیں ــــ

(۱) احسن الکلام حصہ اول و دوم (۲) راہِ سنت (۳) علمِ غیب (۴) صرف ایک اسلام (۵) چراغ کی روشنی (۶) گلدستۂ توحید (۷) راہِ ہدایت (۸) آنکھوں کی ٹھنڈک (۹) مسئلہ قربانی (۱۰) آئینہ محمدی (۱۱) مقام حضرت امام ابوحنیفہؒ (۱۲) بابِ جنت (۱۳) دل کا سرور (۱۴) تبلیغِ اسلام (۱۵) انکار حدیث کے نتائج (۱۶) عیسائیت کا پس منظر (۱۷) طائفہ منصورہ (۱۸) تنقید متین (۱۹) بانی دارالعلوم دیوبند (۲۰) تحقیق الدعا بعد نماز جنازہ (۲۱) مجالس دعائیں (۲۲) چہل مسئلہ حضرات بریلویہ (۲۳) مرزائی کا جنازہ اور مسلمان (۲۴) درود شریف پڑھنے کا شرعی طریقہ (۲۵) نمازِ مسنون مع اذکار و ادعیہ (۲۶) الکلام الحاوی علی الطحاوی (۲۷) شوقِ حدیث (۲۸) مسئلہ طلاقِ ثلاثہ (۲۹) مسئلہ حیات النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم (۳۰) عباراتِ اکابر (۳۱) حکم الذکر الجہر ــــ خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

جناب مولانا مفتی محمد محمود صاحب
"شیخ الحدیث قاسم العلوم۔ ملتان"

آپ ۱۹۱۹ء کو موضع "عبدالخیل" علاقہ پنیالہ، ڈیرہ اسماعیل خان میں جناب مولانا محمد صدیق صاحب نقشبندی کے گھر پیدا ہوئے۔ پنیالہ ہائی سکول میں میٹرک تک تعلیم حاصل کی۔ ساتھ ہی اپنے والد صاحب سے استفادہ کرتے رہے۔ اعلیٰ تعلیم کے لئے ہندوستان کا سفر کیا۔ وہاں مرادآباد، دہلی اور دیوبند کے دارالعلوموں میں پڑھنے کے بعد ۱۳۶۰ھ/۱۹۴۱ء میں دارالعلوم دیوبند سے سندِ فراغت حاصل کی۔

فراغت کے بعد وطن واپس آئے اور اپنے گاؤں میں ۴ سال تک تدریس کی پھر "عیسیٰ خیل" ضلع میانوالی میں ۳ سال

تک ستہ تدریس کی۔

۱۳۷۰ھ میں قاسم العلوم ملتان میں مدرس ہو کر گئے جہاں رفتہ رفتہ صدر مدرس اور شیخ الحدیث کے منصب پر فائز ہوئے۔ اس ۲۲ سالہ عرصۂ تدریس میں افتاء کی ذمہ داری بھی آپ کے سپرد رہی۔ اس عرصہ میں ۲۲ ہزار شرعی فتوے آپ کے قلم سے نکلے جن کا مکمل ریکارڈ موجود ہے جو آپ کی اعلےٰ فقہی مہارت کا واضح ثبوت ہے۔

پہلے جمعیت علماء ہند کی مرکزی کونسل کے ممبر تھے۔ قیام پاکستان کے بعد جب جمعیت علمائے اسلام کی داغ بیل ڈالی گئی تو اس میں شریک ہو گئے اور پھر اس کے جنرل سیکرٹری منتخب ہوئے۔ فروری ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں نمایاں حصہ لینے پر ایک سال ملتان جیل میں قید رہے۔

قومی اسمبلی ممبر:۔ ۱۹۶۲ء میں ایوبی آئین کے تحت بنیادی جمہوریتوں کے ذریعہ جب پہلے انتخابات ہوئے تو آپ نے ان میں انفرادی حیثیت سے حصہ لیا اور اپنے تمام مخالف امیدواروں کی ضمانتیں ضبط کراتے ہوئے نمایاں کامیابی حاصل کی۔ اور "حزب مخالف" کا کردار ادا کیا۔ ۱۹۶۵ء کے انتخابات میں آپ کو اس کی "سزا" ملی۔

۱۹۷۰ء کے انتخابات میں اسی حلقہ سے جناب ذوالفقار علی بھٹو کے مقابلہ میں دس ہزار سے زائد ووٹ حاصل کئے یکم مئی ۱۹۷۲ء کو صوبہ سرحد کے وزیر اعلےٰ کے عہدے پر فائز ہوئے اور چند ماہ کے بعد احتجاجاً مستعفی ہو گئے۔ اس عرصہ میں آپ نے کئی مثالی کام کئے۔

۱۹۷۵ء مدارس کی یونین "وفاق المدارس الاسلامیہ" کے آپ ناظم اعلےٰ ہیں۔

سلسلۂ نقشبندیہ میں اپنے والد صاحب سے خلافت ملی اور حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب خلیفۂ مجاز حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوریؒ نے چاروں سلسلوں میں آپ کو خلافت عطا فرمائی۔

آپ دس قرآنوں کے قاری ہیں کئی بار حج کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔

۱۹۷۴ء میں "مجلس عمل" کے نائب صدر منتخب ہوئے۔ اسی سال تحریک ختم نبوت میں مرزائیوں کو اقلیت قرار دلانے میں شاندار کردار ادا کیا۔ ہفت روزہ "خدام الدین" لاہور کے "رئیس التحریر" اور "ترجمان اسلام" کے سرپرست ہیں۔

قاہرہ (مصر) کی عالمی مؤتمر میں شریک ہوئے اور وہاں بصیرت آموز خطاب فرمایا —— کئی بار مشرق اوسط کا دورہ کر چکے ہیں۔

آپ کو عربی زبان پر عبور حاصل ہو چکا ہے۔ انگریزی زبان سے بھی ناواقف نہیں ہیں۔

۱۹۷۱ء کی پاک بھارت جنگ کے دوران لیبیا کے دورے پر ایک وفد کی قیادت کی اور وہاں پاکستانی موقف کی وضاحت کی۔ وہاں کے ٹیلیویژن سے آپ کی تقریر نشر کی گئی۔

آپ کے بارے میں دارالعلوم دیوبند کے مہتمم جناب قاری محمد طیب صاحب یوں لکھتے ہیں کہ:۔

"۵۱ — حضرت مولانا مفتی محمد محمود صاحب مدظلہٗ ایم پی (پاکستان)

آپ کی شخصیت علمی حلقوں میں بہت زیادہ معروف ہے، اس وقت پاکستان کی پارلیمنٹ کے ممبر ہیں۔ حق گوئی میں بے باک ہیں۔ فقہی اور حدیثی استعداد کے ساتھ عصری معلومات پر کافی عبور رکھتے ہیں، پارلیمنٹ میں آپ کی تقریریں شرعی اور

کے امتحانات اسی یونیورسٹی سے پاس کئے۔ ۱۹۴۹ء میں اسلامیہ کالج میں لیکچرر اور ۱۹۶۰ء میں شعبۂ اسلامیات کے صدر مقرر ہوئے، ۱۹۷۴ء میں سبکدوش ہوئے ہیں۔

تصانیف:۔ (۱) مضامین جمال الدین افغانی (۲) ارشادات جمال الدین افغانی، مطبوعہ ادارہ فروغ اردو لاہور (۳) محمد فرید ابو حدید کی کتاب "صلاح الدین ایوبی" کا اردو ترجمہ ۳۰۰ صفحات (۴) مولانا عبید اللہ سندھی کی ذاتی ڈائری مع تکملہ و تتمہ (۵) مجمع الآداب، مؤرخ عراق کمال الدین کے ایک حصہ کاف کو ایڈٹ کیا اور ترجمہ کیا، ۱۲۰۰ صفحات میں شائع ہوا۔ (۶) کتاب اسلامیات آپشنل انٹر (۷) کتاب اسلامیات میٹرک۔ اسی طرح چھٹی۔ ساتویں کی اسلامیات کی کتابیں لکھی ہیں۔ یہ سب مطبوعہ ہیں۔

مولانا فضل الرحمن ہزاروی آپ ۱۹۱۰ء کو جناب سید میر صاحب کے گھر "شینگل" علاقہ جیغرزئی، ہزارہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی علاقہ کے علماء سے حاصل کی، اعلیٰ تعلیم کے لئے مدرسہ صدیقیہ دہلی میں داخلہ لیا۔ اور دورۂ حدیث کے امتحان میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔

فراغت کے بعد آج تک تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اس وقت دارالعلوم سرحد میں استاذِ حدیث ہیں۔ سکول کوارٹرز پشاور کی جامع مسجد کے خطیب ہیں۔

حضرت مولانا عبد الغفور مہاجر مدنی رح سے مجاز بھی ہیں۔

تصانیف:۔ (۱) صراطِ مستقیم، مطبوعہ (۲) جامی کا ترجمہ پشتو اشعار میں، غیر مطبوعہ۔

مولانا عبد القدوس صاحب پشاوری
صدر شعبہ اسلامیات جامعہ پشاور (سابقاً)
آپ ۵ محرم ۱۳۳۳ھ / نومبر ۱۹۱۴ء کو جناب مولانا عبد الرب صاحب کے گھر "زیارت کاکا صاحب" تحصیل نوشہرہ، ضلع پشاور میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم علاقہ کے علماء سے حاصل کی۔ اعلیٰ تعلیم کے لئے دارالعلوم دیوبند میں ۱۳۴۸ھ کو داخلہ لیا اور ۱۳۵۴ھ کو حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رح سے دورۂ حدیث پڑھ کر سندِ فراغت حاصل کی۔

۱۹۳۸ء میں پنجاب یونیورسٹی سے "مولوی فاضل" کا امتحان اول آکر پاس کیا اور نقرئی تمغہ حاصل کیا۔ کچھ عرصہ جامعہ پنجاب میں "ریسرچ سکالر" کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔ ۱۹۴۲ء میں منشی فاضل اور ۱۹۴۳ء میں ادیب فاضل

لہ تاریخ دارالعلوم دیوبند۔ زیر عنوان "مشاہیر دارالعلوم دیوبند" ص ۸۴، مطبوعہ جون ۱۹۶۵ء دیوبند (انڈیا)

باقی ص ۶۲ پر